بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	یکم اخاء ۱۳۴۵ہش ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ یکم اکتوبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۲۸

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۳۰ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ چند یوم کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ حضور نے اس عرصہ کے لئے ربوہ میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

۔ ربوہ ۳۰ ستمبر۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم چوہدری عبد الحق صاحب ورک راولپنڈی کو ۳۱ دسمبر ۱۹۶۶ء تک کے لئے مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کا ناظم مقرر فرمایا ہے۔ متعلقہ مجالس محترم چوہدری صاحب سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

۔ خدام الاحمدیہ کا رواں سال قریب الاختتام ہے۔ صرف ایک ماہ باقی ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ چندوں کی ادائیگی کے سلسلہ میں ان پر جو فرض عائد ہوتا ہے۔ اس سے سالانہ اجتماع سے پہلے پہلے سبکدوش ہونے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

۔ لجنہ اماء اللہ لاہور کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو مسجد دارالذکر میں صبح نو بجے شروع ہوگا۔ لاہور کی ممبرات سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ لاہور

داخلہ جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں فرسٹ ایئر ایف۔ اے (آرٹس) کا داخلہ یکم اکتوبر ۱۹۶۶ء سے شروع ہوگا اور دس روز تک جاری رہے گا۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر ۳۰ ستمبر تک ارسال کریں۔

بی۔ اے پہلی کلاس (آرٹس) کا داخلہ بھی ۸ اکتوبر تک لیٹ فیس کے ساتھ جاری رہے گا۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود ہے۔

اسٹروڈیو۔ روزانہ ۸ بجے صبح

(پرنسپل)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں

ایک توحید و محبت و اطاعتِ باری دوسرے ہمدردی اپنے بھائیوں اور بنی نوع کی

"باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔ قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں۔ ایک توحید و محبت و اطاعت باری عز اسمہٗ دوسرے ہمدردی اپنے بھائیوں اور اپنے بنی نوع کی اور ان حکموں کو اس نے تین درجہ پر منقسم کیا ہے جیسا کہ استعدادیں بھی تین ہی قسم کی ہیں اور وہ آیت کریمہ یہ ہے۔ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان ایتاء ذی القربیٰ۔ پہلے طور پر اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ تم اپنے خالق کے ساتھ اس کی اطاعت میں عدل کا طریق مرعی رکھو۔ ظالم نہ بنو۔ پس جیسا کہ درحقیقت بجز اس کے کوئی بھی پرستش کے لائق نہیں۔ کوئی بھی محبت کے لائق نہیں۔ کوئی بھی توکل کے لائق نہیں۔ کیونکہ بوجہ خالقیت اور قیومیت و ربوبیت خاصہ کے ہر یک حق اسی کا ہے۔ اسی طرح تم بھی اس کے ساتھ کسی کو اس کی پرستش میں اور اس کی محبت میں اور اس کی ربوبیت میں شریک مت کرو۔ اگر تم نے اس قدر کر لیا تو یہ عدل ہے جس کی رعایت تم پر فرض تھی۔

پھر اگر اس پر ترقی کرنا چاہو تو احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اس کی عظمتوں کے ایسے قائل ہو جاؤ اور اس کے آگے اپنی پرستشوں میں ایسے متادب بن جاؤ اور اس کی محبت میں ایسے کھوئے جاؤ کہ گویا تم نے اس کی عظمت اور جلال اور اس کے حسن لازوال کو دیکھ لیا ہے۔ بعد اس کے ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تمہاری پرستش اور تمہاری محبت اور تمہاری فرمانبرداری سے بالکل تکلف اور تصنع دور ہو جائے اور تم اس کو ایسے جگری تعلق سے یاد کرو کہ جیسے مثلاً تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو اور تمہاری محبت اس سے ایسی ہو جائے کہ جیسے مثلاً بچہ اپنی پیاری ماں سے محبت رکھتا ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۳۲ و صفحہ ۸۳۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۶۶ء

اس زمانہ کی حقیقی بیماری

یہ لوگ جن کو ہم متجددین کہہ سکتے ہیں۔ دراصل اس زمانے کے مرض کی جڑ کو سمجھ ہی نہیں سکے۔ کہنے کو تو وہ یہی کہتے ہیں کہ ایک مجدد کی نگاہ اپنے زمانہ کی جاہلیت پر بڑی گہری ہونی چاہیئے مگر خود یہ لوگ اس زمانہ کی حقیقی جاہلیت کو اس طرح جانتے ہی نہیں جس طرح کہ اس کو جاننا چاہیئے۔ صرف اس کے بعض آثار دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ یہی بیماری یا بیماریاں ہیں جن کی اصلاح کے لئے مجدد آنا چاہیئے۔ مثلاً صدیقی صاحب نے جو سود اور پردے کی مثالیں دی ہیں۔ اور ان کا جو تجزیہ کیا ہے وہ محض ایسا ہی ہے جیسا کسی درخت کی مرجھائی ہوئی شاخیں دیکھ کر آدمی کہنے لگے کہ اس درخت کی حقیقی بیماری کو سمجھ لیا ہے یہ نہیں کہ یہ لوگ اصل مرض کا احساس ہی نہیں رکھتے بلکہ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ باوجودیکہ یہ لوگ اصل مرض کا احساس رکھتے ہیں مگر وہ اس مرض کی تہ تک نہ تو پہنچتے ہیں اور نہ اس کا صحیح علاج جانتے ہیں۔ وہ اس کو چھوڑ کر گزر جاتے ہیں۔ چنانچہ صدیقی صاحب فرماتے ہیں:

"دورِ حاضر کی مادی تہذیب ایک خاص نصب العین اور ایک مخصوص نظریہ حیات لے کر اٹھی ہے اور اس نے پوری دنیا کی سیاسی، معاشی، معاشرتی، مذہبی، اخلاقی اور روحانی زندگی کو شدید طور پر متاثر کیا ہے۔ چونکہ یہ تہذیب، مذہب کے غلط تصور کے نتیجہ میں ابھری ہے۔ اس لئے اس کا آغاز ہی باری تعالیٰ کے قادرِ مطلق ہونے کی نفی اور مادہ کی خدائی کے اعتراف و اقرار سے ہوا ہے۔ اس میں بنیادی طور پر انسان کے اندر اس باطل خیال کو راسخ کیا گیا ہے کہ مادہ کی یہ محدود دنیا ہی سبھی کچھ ہے۔ حرکت، نمو، ضمیر، سب مادہ کی ترقی یافتہ صورتیں ہیں جس طرح قوانین کے مختلف شعبے قوانینِ طبعی کے پابند ہیں۔ اور وہ اضطراری طور پر ایک خاص روش پر چل رہے ہیں۔ بالکل اسی طرح انسان سے بھی خود بخود ایک خاص نوعیت کے افعال سرزد ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اس بناء پر کوئی قدر بھی کسی مستقل حیثیت کی حامل نہیں۔ اخلاقی اقدار حالات و واقعات کے تحت بدلتی رہتی ہیں۔ لہٰذا خیر و شر کے تصورات، حلال و حرام کی تمیز، خوب و ناخوب کے معیار، ثواب و گناہ کے نظریات سب اضافی چیزیں ہیں جو زمان و مکان کے تابع ہیں۔ وقت اور حالات کے بدلنے کی وجہ سے ان میں خود بخود تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ خیر و شر کا یہ اضافی تصور مذہب کی عین ضد ہے۔ مذہب کی پوری عمارت ہی اس بنیاد پر قائم ہے کہ باری تعالیٰ کی تعلیمات، زمان و مکان کی پابند نہیں وہ مستقل اور پائیدار ہیں اور انسان اپنے آپ کو، اپنے حالات کو اور اپنے گرد و پیش کو ان کا پابند بنانے کا مکلف ہے۔" (ترجمان القرآن ستمبر ۱۹۶۶ء صفحہ ۳۹)

بجائے اس کے کہ آپ حقیقی علاج کی نشاندہی کرتے۔ آپ مسند کی نزاکت اور مجدد کی صفات بیان کرنے لگتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ:

"جب جاہلیت کسی قوم پر یلغار کر کے اس کے پورے نظام زندگی میں سرایت کر جائے تو اس وقت سب سے پہلے جاہلیت کے زور کو توڑنے کے لئے اس کے ساتھ پنجہ آزمائی کرنی پڑتی ہے۔ اور یہ کام اسی صورت میں کیا جا سکتا ہے جب ہمیں اس کی قوت کا پوری طرح اندازہ ہو۔ اس کے کمزور محاذوں کا اچھی طرح علم ہو، اس کے حملوں کی تکنیک اور اس کی سازشوں کے انداز سے پوری پوری واقفیت ہو۔ اور پھر اس قوت کا مقابلہ کرنے کا عزم، اس سے نبرد آزما ہونے کا حوصلہ اور تدبر ہو۔ وقت کے تقاضوں کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ ایک مجدد کو اس دین اور مذہب کے اندر بھی گہری بصیرت حاصل ہونی چاہیئے جس کی تجدید کا عزم لے کر وہ اٹھتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ اس دین اور مذہب کے مقصد و منہاج، اس کے مزاج، اس کے تاریخی ارتقا کو کما حقہ نہیں سمجھتا۔ تو وہ تجدید کے نازک فرض کو حسن نیت اور اخلاص کے باوجود بخوبی سرانجام نہیں دے سکتا" (ایضاً ص ۴۳)

یہ تو ٹھیک ہے مگر جیسا کہ خود صدیقی صاحب نے بھی ادراک ہی میں محسوس کر لیا ہے۔ اس زمانہ کی بیماری کی اصل وجہ وجود باری تعالیٰ کا انکار ہے۔ اس کی وجوہات خواہ کچھ بھی ہوں خواہ یہ مرض مادہ پرستانہ فلسفہ اور سائنس کی تھیوریوں کی وجہ سے پیدا ہوا ہو یا عیش پسندی اور بے لگامی کی تحریکوں نے اس کا آغاز کیا ہو۔ اصل بات جو ہماری توجہ کی محتاج ہے وہ نفس مرض ہے۔ جب اس مرض کو پہچان لیا۔ تو ایک حاذق طبیب کا یہ فرض ہے کہ وہ صحیح تشخیص کے بعد اس کا صحیح علاج بھی سوچے اور صرف مرض کی علامتوں کے ہجوم میں ہی پھنس کر نہ رہ جائے۔ سود خواری اور بے پردگی واقعی اصل مرض کی علامتیں ہیں۔ یہ بھی درست ہے کہ انسان نے مادہ پرستانہ رجحانات کی وجہ سے وجود باری تعالیٰ کا انکار کیا ہے مگر ان کا علاج وہی ہے جو قرآن کریم نے بتایا ہے۔

یا ایھا الذین آمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم۔ تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ (صف ۱۱-۱۲)

اے مومنو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت کی خبر دوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچا لے گی (وہ تجارت یہ ہے) کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے رستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ اگر تم جانو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔

چونکہ مرض کی جڑ انکار وجود باری تعالیٰ ہے۔ اس لئے اس کا علاج یہی ہے کہ سب سے پہلے اس جڑ کو کاٹ دیا جائے۔ یعنی ایمان باللہ پیدا کیا جائے۔

خدام الاحمدیہ کا ہال دیکھ کر

کوئی جو غور سے دیکھے تو یہ در و دیوار
کسی بلند جواں عزم کے ہیں آئینہ دار

یہ سنگ و خشت فقط سنگ و خشت ہی تو نہیں
یہاں وہاں سر مجنوں کے بھی تو ہیں آثار

ہزار اہلِ جنوں زیرِ سایہ آئیں گے
خوشا کہ بادیہ پیما ہوئے ترے معمار

وہ قوم جس کے جوانوں کے حوصلے ہوں بلند
عمل سے اس کے جھلکتی ہے عظمتِ کردار

یہاں زمیں کے کناروں سے آ کے دیوانے
ہر اک زباں میں دکھائیں گے گرمیٔ گفتار

یہ شور مٹی تھی صدیوں سے منتظر جن کی
وہ لوگ آئے تو لائے نمودِ صبحِ بہار

وہ راستے جو نشیب و فراز میں گم تھے
جواں دلوں کی امنگوں نے کر دیئے ہموار

زمانہ ان کو جو شوریدہ سر کہے تو کہے
یہ لوگ ہوں گے زمانے کے ایک دن سردار

یہ ہال مجلسِ خدام الاحمدیہ کا
زمینِ ربوہ سے ابھرا بصد ہزار وقار

وہ پسرِ فضلِ عمر میرزا رفیع احمد
یہ اس کے عزم کی رفعت کا دائمی اظہار

مری دعا ہے رہے گرمیٔ عمل اس میں
اور اس کی آنچ رکھے گرم پہلوئے انصار

رہے سدا یہ درود اور صلوٰۃ سے معمور
ہوں سقف و بام مدام اس کے مہبطِ انوار

مجھے یقین ہے وہ دن بھی آئے گا ناہید
کہ رشک اس پہ کریں گے ثوابت و سیار

عبدالمنان ناہید

اِسلام میں اتحاد و اتفاق کی اساس

محبّت و عقیدت اور دِلی وابستگی کا محور

(مسعود احمد خان دہلوی)

(قسط ۲)

پھر قرآن مجید سے تو پتہ لگتا ہے کہ یہ دلی وابستگی اور محبت و عقیدت اور اطاعت کا جذبہ ایسا ہونا چاہیئے کہ تمام دنیوی رشتوں اور تعلقات اور خادمانہ حالتوں میں اس کی مثال نہ ملتی ہو حتیٰ کہ اِس راہ میں خود اپنی جان بھی قربان کرنی پڑے تو اس سے دریغ نہ کیا جائے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰۗىِٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ○

(الاحزاب آیت ۷)

یعنی نبی کا مسلمانوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق ہے۔ (اور یہ کہ نبی مومنوں سے ان کی اپنی جانوں کی نسبت بھی زیادہ قریب ہے مُراد یہ کہ بہت ہی شفقت کرنے والا ہے)۔ اور اس کی بیویاں اسکی مائیں ہیں۔ اور رحمی رشتہ داروں میں سے اللہ کی کتاب کے مطابق بعض بعض سے زیادہ قریبی ہیں بہ نسبت غیر رشتہ دار مومنوں اور مہاجروں کے۔ ہاں تمہارا اپنے مومن اور مہاجر دوستوں سے نیک سلوک کرنا واجب ہے۔ یہ بات قرآن میں لکھی جاچکی ہے۔

مومنوں سے نبی کو جو نسبت حاصل ہے اس کی عظمت و اہمیت ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے اِس آیت میں مومنوں کے بالمقابل نبی کیساتھ اَوْلیٰ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اَوْلیٰ کے ایک معنے ہیں قریب تر۔ اِن معنوں کی رو سے آیت کا مطلب یہ ہے کہ نبی مومنوں سے ان کی اپنی جانوں کی نسبت بھی زیادہ قریب ہے اور اس سے مُراد یہ ہے کہ وہ ان پر بہت ہی زیادہ شفقت کرنے والا ہے۔ پھر اَوْلیٰ کے ایک معنی مقدم کے بھی ہیں۔ اِن معنوں کی رو سے آیت کا مطلب یہ ہے کہ نبی کا وجود مومنوں کے لئے ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ مقدم ہے اور اس سے مُراد یہ ہے کہ نبی کا مسلمانوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق ہے۔ اَوْلیٰ کے اِن دونوں معنوں کی رو سے آیۂ کریمہ کا مطلب یہ ہوُا کہ مومنوں کو نبی کے ساتھ جو ان کے ساتھ بے انتہا شفقت کرنے والا وجود ہے خود بھی بے انتہا محبت کرنی چاہیئے اور اسے اپنی جانوں سے بھی زیادہ عزیز رکھنا چاہیئے۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ نبی کی بیویاں تمہاری مائیں ہیں یعنی نبی کے بعد تعلق داری کے اعتبار سے دوسرا درجہ ان کا ہے۔ اس کے بعد خونی رشتوں کا ذکر کیا ہے اور پھر عام مومنوں کے ساتھ حسنِ سلوک کا۔ یہ ترتیب صاف ظاہر کر رہی ہے کہ نبی کا وجود اور اس سے محبت کا مقام تمام خونی رشتوں حتیٰ کہ مومن کی اپنی جان سے بھی بالا اور مقدم ہے۔ مُراد یہ کہ مومنوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسی دِلی وابستگی اور محبت و عقیدت ہونی چاہیئے کہ اس کی مثال غیر رشتہ دار مومن تو رہے ایک طرف قریب ترین خونی رشتوں میں بھی نہ پائی جاتی ہو حتیٰ کہ مومن کو خود اپنی جان بھی اس وابستگی اور محبت و عقیدت کے سامنے سراسر ہیچ اور بے حقیقت نظر آئے۔ سو گویا اللہ تعالےٰ کی ذات کے بعد تمام محبتوں اور عقیدتوں کا محور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات ہے۔

مومنوں کی محبتوں اور عقیدتوں کا محور ہونے کا مقام اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو حاصل ہے تو وہ صرف اور صرف آپؐ کے خلفاء ہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ نے انہیں بھی آپ کے ساتھ حبل اللہ قرار دے کر انہیں آپؐ کے نائبین کی حیثیت سے دلی وابستگی اور محبّت و عقیدت نیز اطاعت کا سزاوار ٹھہرایا ہے۔ پس درجہ اور مقام کے لحاظ سے خدا اور رسولؐ کے بعد اگر مومنوں کی محبت و عقیدت، دلی وابستگی اور اطاعت کا کوئی محور ہو سکتا ہے تو وہ صرف اور صرف خلیفۂ وقت کی ذات ہے۔ خلیفۂ وقت کے سوا افرادِ امّت میں سے کوئی اور فرد خواہ وہ لوگوں کی نگاہ میں کتنا ہی متّقی و پرہیزگار اور شب بیدار و عبادت گزار کیوں نہ ہو اِس رنگ میں محبتوں اور عقیدتوں یا اطاعت کا محور نہیں ہو سکتا۔ خدا اور رسولؐ کے بعد سب سے اعلےٰ و اولےٰ اور سب سے بلند و بالا خلیفۂ وقت کا وجود ہے اور وہی مومنوں کی تمام تر محبتوں اور عقیدتوں کا محور ہے۔

اولی الارحام اور دوسرے مومنوں کا درجہ اس کے بعد ہے۔ جو شخص بھی جماعتِ مومنین میں شامل ہونے کے باوجود خلیفۂ وقت سے اعراض کرکے اپنی محبت و عقیدت، دلی وابستگی اور اطاعت کو کسی اَور کے ساتھ خاص کرتا ہے وہ اللہ اور رسولؐ کا نافرمان ہے۔ عند اللہ حقیقی مومن وہی ہیں جو خدا اور رسولؐ کے بعد اپنی وابستگی، محبت و عقیدت اور اطاعت کو خلیفۂ وقت کیساتھ خاص کریں، سارے دل اور ساری جان کے ساتھ اسی کی طرف متوجہ ہوں، اور اس کی اطاعت میں ہی فنا ہونے کو سعادتِ عظمیٰ سمجھیں اور اس کے بالمقابل تمام دوسری وابستگیوں، محبتوں، عقیدتوں اور اطاعتوں کو جو درجہ بدرجہ واجب ہیں موخر رکھیں۔ اِس کے بغیر وہ جماعتی نظام اور اجتماعی رُوح جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے پیدا نہیں ہو سکتی۔ اسلام میں اجتماعیت کا اصل الاصول یہی ہے کہ خدا اور رسولؐ کے بعد صرف اور صرف خلیفۂ وقت کو اتحادِ امّت کی اساس یقین کرکے امورِ معروفہ میں اسی کو تمام تر محبتوں، عقیدتوں، وابستگیوں اور اطاعت کا محور سمجھا جائے۔ اس کے بغیر حقیقی اتحاد قائم ہو ہی نہیں سکتا اور وہ اجتماعیت جو مومنوں کو حزب اللہ کے زمرہ میں شمولیت کے شرف سے مشرف کرتی ہے معرضِ وجود میں آ ہی نہیں سکتی۔

اِس آخری زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما کر اتحاد و ائتلاف کی از سرِ نو ایک بہت وسیع اور مضبوط بنیاد قائم فرمائی ہے اور جماعتِ احمدیہ کو خلافت کی عظیم الشان نعمت سے سرفراز فرمایا ہے جو قرآنِ مجید کی واضح آیات کی رو سے حبل اللہ کا درجہ رکھتی ہے۔ خلافت کا یہ آسمانی نظام جماعتی اتحاد و ائتلاف کی حتمی اور یقینی ضمانت ہے۔ فی الحقیقت یہی وہ اساس ہے جس پر جماعتی نظام اور باہمی اتحاد و ائتلاف کی پوری عمارت قائم ہے۔ خلافتِ احمدیہ کا اصل الاصول وہی عہد ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۸۹ء میں جماعتِ احمدیہ کے قیام کے وقت سلسلۂ بیعت کا آغاز کرتے ہوئے جملہ بیعت کنندگان سے لیا تھا اور وہ شرائط بیعت میں دسویں شرط کے طور پر ان الفاظ میں درج ہے:۔

"بیعت کنندہ سچے دِل سے
عہد اس بات کا کرلے کہ ـــ
اِس عاجز سے عقدِ اخوّت میں
محض للہ باقرار طاعت
در معروف باندھ کر اُس پر
تا وقتِ مرگ قائم رہے گا اور
اس عقدِ اخوّت میں ایسا اعلےٰ
درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر
دنیوی رشتوں اور تعلّقات
اور تمام خادمانہ حالتوں میں
پائی نہ جاتی ہو"

(اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

یہ عہد اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ... الخ کی روح کے عین مطابق ہوتے ہوئے فی الاصل ایک قرآنی عہد ہے۔ اِسی عہد پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد حسب بشارات خلافتِ احمدیہ معرضِ وجود میں آئی اور اُس وقت سے بحمد للہ آج تک جاری و ساری ہے اور انشاء اللہ تعالےٰ قیامت تک جاری و ساری رہے گی۔

فہرست چندہ دہندگان برائے علاج نادار مریضاں
فضل عمر ہسپتال ربوہ

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

(قسط نمبر ۲)

۵۳ - چوہدری اے وحید صاحب ایڈووکیٹ نیلہ گنبد لاہور ۱۵/-

۵۴ - محمد یامین صاحب صدیقی صدر بازار راولپنڈی ۱۰/-

۵۵ - حمید احمد صاحب بھٹی ایم اے ابن ڈاکٹر شاہنواز صاحب کراچی ۱۰/-

۵۶ - قریشی محمد مسعود احمد صاحب دستگیر سوسائٹی کراچی ۴۰/-

۵۷ - نور احمد نصیر صاحب نیلہ گنبد لاہور ۱۰/-

۵۸ - پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب لنڈن ۱۰۰/-

۵۹ - بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد الغفور صاحب کرک لاہور چھاؤنی ۱۵/-

۶۰ - نفیسہ بیگم صاحبہ اہلیہ جمعدار سعید احمد صاحب ڈرگ کالونی کراچی ۱۰/-

۶۱ - مسز مرزا خلیل احمد صاحب رحمانپورہ اچھرہ لاہور ۱۵/-

۶۲ - ڈاکٹر شبیر احمد صاحب سرجن کرم دیلی باڑہ چناور ۱۰/-

۶۳ - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ ۱۰/-

۶۴ - اہلیہ صاحبہ مختار احمد صاحب ایاز مشرقی افریقہ ۴۰/-

۶۵ - منظور احمد صاحب شیخ دنیا پور ضلع ملتان ۱۰/-

۶۶ - چوہدری نبی احمد صاحب باڈرن روڈ کراچی ۵۰/-

۶۷ - والدہ صاحبہ منور احمد صاحب اصغر مال روڈ - لاہور ۱۵/-

۶۸ - میاں بشیر احمد صاحب کرشن روڈ ڈوٹہ ۲۵/-

۶۹ - ملک منور احمد صاحب ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر خیرپور میرس ۱۰/-

۷۰ - ملک منور الدین صاحب اوورسیر کلر سیداں ضلع راولپنڈی ۳۵/-

۷ - ملک ممتاز احمد صاحب کوہکر ۱۰/-

۷ - سیکرٹری صاحب مال از احباب جماعت بشیر آباد فارم ۱۱۰۰

۷ - " " " دہلی گیٹ لاہور ۵۹.۲۵

۷ - " " " گوجرخان ۳۰

۷ - بیگم محمود سعدی صاحبہ راولپنڈی ۱۰/-

۷ - سیکرٹری صاحب مال از احباب جماعت قلعہ گرجی شاہ مولا لاہور ۳۳.۲۵

۷ - خان محمد صاحب گوندل گرجاز دار ربوہ ۲۰/-

- سیکرٹری صاحب مال از احباب جماعت حلقہ سمن آباد لاہور ۳۳۷/-

- صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب ربوہ ۱۰/-

- سیکرٹری مال از احباب جماعت ملتان شہر ۳/۴

۸۱ - ملک سردار خان صاحب حکیم آباد ۳۰/-

۸۲ - اکاؤنٹنٹ نواب صاحب اسٹیٹ ضلع حیدرآباد ۲/-

۸۳ - مسز سیف اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۲۰/-

۸۴ - محمد بشیر صاحب انچارج ڈسپنسری نگیال کوٹلی ۱۰/-

۸۵ - چوہدری فضل احمد صاحب نصرت آباد اسٹیٹ ۵۰/-

۸۶ - فیض احمد صاحب " " ۱۰/-

۸۷ - احمدہ بیگم صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۰۰/-

۸۸ - بیگم صاحبہ میاں نسیم حسین صاحب مرحوم ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۰۰/-

۸۹ - امۃ الباری شاہنواز صاحبہ کراچی ۵۰/-

۹۰ - بشریٰ محمود نواز صاحبہ " ۴۰/-

۹۱ - لیڈی ڈاکٹر مسز زبیدہ طاہر صاحبہ " ۲۵/-

۹۲ - حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبد الحمید صاحب پیاٹر ۱۵/- بذریعہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۹۳ - سیکرٹری صاحب مال از احباب جماعت گجرات ۳۷/-

۹۴ - لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ برائے حلیمہ رشید صاحبہ انجنیئرنگ یونیورسٹی ۲۰/-

۹۵ - میاں امام دین صاحب فورٹ عباس ۱۰/-

۹۶ - مبارک احمد صاحب ہاشمی گلگت ۲۰/-

۹۷ - فقیر محمد صاحب سٹور کیپر " ۱۰/-

۹۸ - سیکرٹری مال از احباب جماعت راولپنڈی ۲۳/۴

۹۹ - صوبیدار محمد یعقوب صاحب ۱۰/-

۱۰۰ - جماعت احمدیہ میرک ضلع منٹگمری ۱۰/-

۱۰۱ - احمد حسن صاحب پشاور یونیورسٹی ۱۰۰/-

۱۰۲ - ملک زبیر محمد صاحب کھائی کلاں ضلع سرگودھا ۱۰.۵۰

۱۰۳ - احباب جماعت احمدیہ مانسہرہ ۱۱/-

۱۰۴ - محمد عبد اللہ صاحب جماعت کھاریاں ۱۱۵/-

اشاعت اسلام کی وسعت کا تقاضا

جلسہ سالانہ ۱۹۵۲ء کی تقریر میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احباب جماعت کو واضح فرما دیا تھا۔ کہ اشاعت اسلام کی وسعت کے ساتھ ساتھ اخراجات کا بڑھنا ناگزیر ہے۔ اس لئے امام وقت کے حضور آئندہ سال کے وعدے پیش کرتے وقت سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ہدایات جن کا خلاصہ عرض ذیل ہے ہر حال مدنظر رکھی جائیں۔

اول جماعت کے ہر مرد اور ہر عورت کو اس مد ثواب میں شامل کیا جائے کسی فرد کا وعدہ ۱/- روپیہ سے کم نہ ہو سوائے بچوں کے جن سے کم چندہ بھی لیا جا سکتا ہے۔

دوئم۔ برسر روزگار افراد کا وعدہ ان کی ماہوار آمد کے پانچویں حصہ سے کم نہ ہو۔ مثلاً ایک دوست کی ماہوار تنخواہ دو صد روپیہ ہے تو ان کا وعدہ کم از کم ۴۰/- روپے ہونا چاہیئے۔

سوم۔ ذی مقدرت احباب سے ان کی مالی حیثیت کے مطابق وعدہ لیا جائے۔

چہارم۔ دفتر سوئم کی تحریک میں اگر پہلے حصہ نہیں لیا جا سکا۔ تو آئندہ سال دو سالوں کا چندہ پیش کیا جائے تاکہ ابتداء سے ہی اس کی شمولیت کا ثواب حاصل کیا جا سکے۔

اگر ان ہدایات کو مدنظر رکھا جائے تو جلد جاعتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے محبوب المصلح الموعود کی توقعات کو بہت جلد پورا کر کے دکھا سکتی ہیں اور اسلام کی تبلیغ کو بہت زیادہ وسعت دی جا سکتی ہے۔ وھو المراد

(وکیل المال اول تحریک جدید)

داخلہ ڈیپارٹمنٹ آف سوشل ورک پنجاب یونیورسٹی

سوشل ورک پارٹ I کے لئے ٹرمینیل میں داخلہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ مزید معلومات کے لئے محکمہ متعلقہ اولڈ کیمپس سے رجوع کریں۔ (پ۔ ٹ ۳۶-۹-۲۲)

آزاد کشمیر کی باقاعدہ فوج میں کمیشن

اہلیت۔ ریاست جموں و کشمیر تعلیمی قابلیت۔ کم از کم میٹرک۔ عمر ۱۷ تا ۲۳ سال مجوزہ فارم اور مزید ہدایات سے کے۔ آر۔ ایف سنٹرل ایڈجوٹنٹ کیمپ راولپنڈی۔ یا ریاست کے ہر کالج کے پرنسپل صاحب سے۔ درخواست ہمراہ دو فوٹو۔ میٹرک کا مصدقہ سرٹیفکیٹ اہلیت کا سرٹیفکیٹ مصدقہ مجسٹریٹ درجہ اول۔ آخری تاریخ ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۶ء (پ۔ ٹ ۲۸ ۹/۶۶)

پی۔ آئی۔ اے فلائنگ سکول میں داخلہ

عمر ۱۸ تا ۲۲ سال۔ قابلیت انٹر سائنس فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن۔ زیادہ قابلیت کو ترجیح درخواست کے ہمراہ فوٹو ۱۵ اکتوبر تک بنام ریکروٹمنٹ منیجر پی۔ آئی۔ اے ہیڈ آفس کراچی۔ تنخواہ بعد ٹریننگ ۶۰۰ تا ۹۵۰ (پ۔ ٹ ۹/۶۶) (ناظر تعلیم)

دعائے مغفرت

۱ - میری بیٹی صادقہ بیگم (اہلیہ ڈاکٹر غلام حسین صاحب ایکسائز انسپکٹر) لمبے عرصہ تک بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۷ ستمبر کو وفات پا گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی روز بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد تدفین عمل میں آئی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے

(میاں) محمد یعقوب انسپکٹر وقف جدید ربوہ

۲ - مکرم عبد الشکور صاحب ولد مکرم مالی غلام رسول صاحب مبارک آباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد کی اہلیہ صاحبہ نظام بی بی صاحبہ بنت محمد دین صاحب مورخہ ۲۱/۹/۶۶ کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ نے اپنے پیچھے چھ دن کا ایک بچہ چھوڑا ہے احباب جماعت سے مرحومہ کے بلندی درجات اور مرحومہ کے فرزند کی درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے

[illegible]

بعدالت جناب شیخ احمد اسلم صاحب جج فیملی کورٹ

دعویٰ تنسیخ نکاح نمبر ۱۴ بابت سال ۱۹۶۶ء

مسعودہ بیگم بنام محمد اسلم

بنام: محمد اسلم ولد لال دین قوم غوری سکنہ محلہ نگہبان پورہ گلی نمبر ۱ لائل پور

ہرگاہ مدعیہ نے آپ کے خلاف دعویٰ تنسیخ نکاح مورخہ ۱۳/۹/۶۶ کو عدالت ہذا میں دائر کر دیا ہے۔ جس کی تاریخ پیشی مورخہ ۲۰/۱۰/۶۶ مقرر ہوئی ہے لہذا آپ اشتہار ہذا کی اشاعت یا نوٹس کی وصولی کے ۱۵ ایام کے اندر اندر حاضر عدالت ہذا ہو کر جواب دعویٰ دیں۔ بصورت دیگر آپ کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

(دستخط حاکم) ۲۶/۹/۶۶ (مہر عدالت)

چندہ جلسہ سالانہ

اب جلسہ سالانہ کے انعقاد میں چار ماہ سے بھی تھوڑا عرصہ باقی رہ گیا ہے لیکن بعض جماعتوں کے عہدہ داروں نے ابھی تک اس کی وصولی کی طرف اتنی توجہ نہیں دی جتنی کہ توجہ دینی چاہیئے تھی۔ پس تمام مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس ہے کہ اس چندہ کی وصولی کے لئے اپنی جدوجہد کو تیز کر دیں۔ اور کوشش کریں کہ ہر جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ انعقاد جلسہ سے پہلے پہلے سو فیصدی وصول ہو کر داخل خزانہ ہو جائے۔ اس چندہ کی وصولی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ ذیل ارشاد عہدہ داروں کے لئے مشعل راہ ہے

کہ میرا تجربہ یہ ہے کہ سیکرٹریان مال چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق بہت کم تحریک کرتے ہیں۔ در اصل اس کا مطالبہ ہر ماہ چندہ عام کے ساتھ ہونا چاہیئے اور ہر ماہ مرکز میں چندہ عام کی ترسیل کے ساتھ اس چندہ کے متعلق رپورٹ ہونی چاہیئے۔ جس سے معلوم ہو کہ اس بارہ میں کیا کوشش کی گئی ہے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء صفحہ ۹۳)

جو جماعتیں اس چندہ کی وصولی کے متعلق اپنی رپورٹیں نہ بھجوائیں۔ نظارت ہذا ان کے متعلق یہ سمجھنے میں حق بجانب ہو گی۔ کہ وہ اس کی وصولی میں پوری کوشش نہیں کر رہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

گمشدہ رسید بک

رسید بک ۱۶۸۸۳ جو جماعت چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا کے نام جاری کی گئی تھی گم ہو گئی ہے۔ اور اسکی ۸۱ رسیدیں کٹ چکی ہیں۔ لہذا احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ نہ ادا کیا جاوے۔ (ناظر بیت المال)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ عرصہ دو ماہ سے گنگا رام ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹروں نے بیماری کو بظاہر لاعلاج قرار دیا ہے۔ تاہم علاج جاری ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرماوے آمین۔ (بشیر احمد قمر ولد ٹھیکیدار محمد حنیف صاحب اُمنا احمد نگر)

۲۔ میرا بھانجہ عزیز مبارک احمد عارف ابن مکرم برادرم محمد شریف صاحب معلم وقف جدید محمد آباد سندھ کا چہرہ آگ سے بُری طرح جھلس گیا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ مولیٰ کریم صحت عطا فرمائے۔ آمین (صوفی نذیر احمد سیکرٹری مال دار الرحمت غربی)

۳۔ بندہ کو مقدمہ درپیش ہے بزرگان سلسلہ سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (خاکسار مرزا محمد مسرور احمد چیچہ وطنی)

۴۔ میرا بچہ عزیزم عبد الحی پیچش اور بخار کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عطا کرے (مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ و قائد خدام الاحمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ)

۵۔ میرے والد بزرگوار چوہدری غلام قادر خانصاحب ذات شنگڑ دعہ ضلع جالندھر احمدی صحابی ہیں۔ دل کے دورہ کی وجہ سے ۱۸ ستمبر سے میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں ان کی مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے (عبد الوہاب خاں رحمٰن نگر چوبرجی لاہور)

نمایاں کامیابی

میرے سب سے چھوٹے بھائی عزیز عبد الوحید خان صاحب نے حسن ابدال کیڈٹ کالج سے لاہور بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کا ایف ایس سی پری انجینئرنگ گروپ کا امتحان ۶۹۶ نمبر لے کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرسٹ ڈویژن میں امتیازی کامیابی کے ساتھ پاس کیا ہے۔ عزیز موصوف نے میٹرک پاس کرنے پر کیڈٹ کالج سے دو سال تک وظیفہ حاصل کیا تھا بزرگان سلسلہ اور احباب ہر قدم پر مزید کامیابی اور ہر شر سے بچے رہنے کی دعا فرمائیں

خاکسار عبد الماجد خان ابن عبد المالک خان صاحب

61/64-Q PECHS . KARACHI

شکریۂ احباب

گذشتہ دنوں میرے والد محترم منشی محمد عبد اللہ صاحب سیالکوٹی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام انتقال فرما گئے۔ بہت سے عزیز رشتہ داروں اور دیگر احباب جماعت نے اظہار تعزیت کے خطوط ارسال کئے ہیں۔ ایسے تمام عزیزوں اور دوستوں کا فرداً فرداً جواب دینا میرے لئے مشکل ہے لہذا بذریعہ "الفضل" میں تمام اصحاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

(خواجہ عبد الحی بٹ۔ اسلام آباد سیالکوٹ شہر)

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ ٹائم ٹیبل

یکم اکتوبر ۱۹۶۶ء سے موسم سرما کا ٹائم ٹیبل نافذ ہوگا۔ مشہور گاڑیوں میں سے چند ایک کے اوقات کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ اس میں ایک ایکسپریس ٹرین بھی شامل ہے۔ جو لاہور اور سمہ سٹہ کے درمیان براستہ قصور۔ پاک پتن۔ لودھراں چلتی ہے۔

اپ گاڑیاں

سٹیشن		۱-اپ خیبر میل	۵-اپ تیزرو	۷-اپ تیز گام	۹-اپ شاہین	۱۱-اپ چناب ایکسپریس	۱۳-اپ عوام ایکسپریس	۱۵-اپ کراچی ایکسپریس
کراچی شہر	روانگی	۔۔	۱۱-۳۵	۔۔	۱۲-۰۵	۱۹-۱۵	۔۔	۸-۲۵
کراچی کینٹ	آمد	۔۔	۱۱-۴۱	۔۔	۱۲-۱۱	۱۹-۲۱	۔۔	۸-۳۱
لاہور	روانگی	۲۱-۵۰	۱۱-۵۰	۱۵-۴۵	۱۲-۱۷	۱۹-۲۹	۱۴-۲۰	۸-۳۹
	آمد	۱۹-۳۰	۷-۴۰	۱۱-۲۵	۔۔	۔۔	۱۰-۰۵	۶-۲۵
لائل پور	روانگی	۲۰-۰۰	۸-۰۵	۱۱-۵۰	۔۔	۔۔	۱۰-۳۰	۔۔
	آمد	۔۔	۔۔	۔۔	۸-۱۰	۱۶-۴۳	۔۔	۔۔
سیالکوٹ	روانگی	۔۔	۔۔	۔۔	۸-۲۸	۱۶-۵۸	۔۔	۔۔
	آمد	۔۔	۔۔	۔۔	۱۳-۵۵	۔۔	۔۔	۔۔
راولپنڈی	آمد	۳-۱۵	۱۴-۵۰	۱۷-۵۰	۔۔	۴-۴۸	۱۶-۳۴	۔۔
پشاور کینٹ	روانگی	۲-۴۵	۱۵-۱۵	۔۔	۔۔	۵-۱۳	۱۶-۰۱	۔۔
	آمد	۷-۱۰	۱۹-۳۵	۔۔	۔۔	۱۰-۰۵	۲-۵۵	۔۔

ڈاؤن گاڑیاں

سٹیشن		۲ ڈاؤن خیبر میل	۶ ڈاؤن تیزرو	۸ ڈاؤن تیزگام	۱۰ ڈاؤن شاہین	۱۲ ڈاؤن چناب ایکسپریس	۱۴ ڈاؤن عوام ایکسپریس	۱۶ ڈاؤن کراچی ایکسپریس
پشاور کینٹ	روانگی	۲۲-۵۰	۸-۴۵	—	—	۱۷-۴۰	۶-۱۵	—
راولپنڈی	آمد	۱-۴۵	۱۲-۵۸	—	—	۲۲-۴۰	۱۰-۱۰	—
	روانگی	۲-۴۰	۱۳-۲۳	۸-۵۵	—	۲۳-۵۵	۱۰-۳۵	—
سیالکوٹ	روانگی	—	—	—	۱۳-۴۵	—	—	—
لائلپور	آمد	۔۔	۔۔	—	۱۸-۲۹	۱۰-۵۲	—	—
	روانگی	۔۔	۔۔	—	۱۸-۴۹	۱۱-۰۷	—	—
لاہور	آمد	۸-۳۵	۱۹-۴۰	۱۳-۵۵	۔۔	۔۔	۱۶-۳۵	۔۔
	روانگی	۹-۰۵	۲۰-۰۵	۱۴-۲۰	۔۔	۔۔	۱۷-۰۰	۲۲-۱۰
کراچی کینٹ	آمد	۶-۵۵	۱۶-۳۸	۱۰-۱۵	۱۵-۰۱	۸-۳۳	۱۳-۰۵	۱۹-۵۳
	روانگی	۔۔	۱۶-۴۶	—	۱۵-۰۹	۸-۴۸	۔۔	۲۰-۰۱
کراچی شہر	آمد	۔۔	۱۷-—	—	۱۵-۲۰	۹-۰۰	۔۔	۲۰-۱۵

۳ اپ بولان میل			۴ ڈاؤن بولان میل		
کراچی کینٹ	روانگی	۱۴-۳۵	کوئٹہ	روانگی	۱۵-۴۰
کوئٹہ	آمد	۱۰-۱۰	کراچی کینٹ	آمد	۱۱-۴۵

نوٹ:- ۳۸۷/اپ ۳۸۸/ڈاؤن پسنجر گاڑی اس وقت کوئٹہ اور دالبندین کے درمیان چلتی ہے اس کی تاریخ میں توسیع زاہدان کو جانے اور وہاں سے آنے کے بعد ازاں مشتہر کی جائیگی۔
تمام گاڑیوں کے مفصل اوقات کے سلسلے میں اس ٹائم اینڈ فیئر ٹیبل کی طرف رجوع کریں جو یکم اکتوبر ۱۹۶۶ء سے نافذ ہوگا اور جو تمام ریلوے کے بک سٹالوں سے دستیاب ہوگا۔

INF(L) 2740

اجتماعی ورزشی مقابلوں میں ٹیمیں علاقائی سطح پر شامل ہونگی۔ اسکے لئے متعلقہ قائد علاقہ سے رابطہ پیدا کریں

(مہتمم اشاعت سالانہ اجتماع)

فہرست چندہ دہندگان برائے علاج نادار مریضاں

فضل عمر ہسپتال ربوہ

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

(قسط نمبر ۲)

۵۳ - چوہدری لطیف احمد صاحب ایڈووکیٹ
نیلہ گنبد لاہور ۱۵/-
۵۴ - محمد یامین صاحب صدیقی
صدر بازار راولپنڈی ۱۰/-
۵۵ - حمید احمد صاحب بھٹی ایم اے ایس
ڈاکٹر شاہنواز صاحب کراچی ۱۰/-
۵۶ - قریشی محمد مسعود احمد صاحب
دستگیر سوسائٹی کراچی ۴۰/-
۵۷ - نور احمد نصیر صاحب نیلہ گنبد لاہور ۱۰/-
۵۸ - پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب لندن ۱۰۰/-
۵۹ - بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد الغفار صاحب
کرک لاہور چھاؤنی ۱۵/-
۶۰ - نفیسہ بیگم صاحبہ اہلیہ جمعدار سعید احمد صاحب
ڈرگ کالونی کراچی ۱۰/-
۶۱ - مسز مرزا خلیل احمد صاحب رحمانپورہ
اچھرہ لاہور ۱۵/-
۶۲ - ڈاکٹر شبیر احمد صاحب سرجن
کرم دیلی پاڑہ چنار ۱۰/-
۶۳ - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ ۱۰/-
۶۴ - اہلیہ صاحبہ مختار احمد صاحب ایاز
مشرقی افریقہ ۴۰/-
۶۵ - مظفر احمد صاحب شیخ دنیاپور
ضلع ملتان ۱۰/-
۶۶ - چوہدری نبی احمد صاحب ڈرائیور کراچی ۵۰/-
۶۷ - والدہ صاحبہ منور احمد صاحب اصغر
مال روڈ - لاہور ۱۵/-
۶۸ - میاں بشیر احمد صاحب ٹرکش ڈسٹرکٹ ۲۵/-
۶۹ - ملک منور احمد صاحب ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر
خیرپور میرس ۱۰/-
۷۰ - ملک منور الدین صاحب اوورسیر
کلرسیداں ضلع راولپنڈی ۳۵/-
۷۱ - ملک ممتاز احمد صاحب کوہکر ۱۰/-
۷۲ - سیکرٹری صاحب مال از احباب
جماعت بشیر آباد فارم ۱۱۰۰/-
۷۳ - " " دہلی گیٹ لاہور ۵۹۰۲۵
۷۴ - " " گوجرخان ۳۰/-
۷۵ - بیگم محمود سعدی صاحبہ راولپنڈی ۱۰/-
۷۶ - سیکرٹری صاحب مال از احباب
جماعت قلعہ گرگ (معہ شاہ) ہولاہور ۲۲۰۲۵
۷۷ - خان محمد صاحب گولبازار ربوہ ۴۰/-
۷۸ - سیکرٹری صاحب مال از احباب
جماعت حلقہ سمن آباد لاہور ۲۳۷/-
۷۹ - صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب ربوہ ۱۰/-
۸۰ - سیکرٹری مال از احباب جماعت ملتان شہر ۴۲/-

۸۱ - ملک سردار خان صاحب جیکب آباد ۳۰/-
۸۲ - اکاؤنٹنٹ نواب صاحب اسٹیٹ فضل حیدرآباد ۲۰/-
۸۳ - مسز سیف اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۲۰/-
۸۴ - محمد بشیر صاحب انچارج ڈسپنسری
ننگیال کوٹلی ۱۰/-
۸۵ - چوہدری فضل احمد صاحب
نصرت آباد اسٹیٹ ۵۰/-
۸۶ - نفیس احمد صاحب " " ۱۰/-
۸۷ - احمدی بیگم صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۰۰/-
۸۸ - بیگم صاحبہ میاں نسیم حسین صاحب مرحوم
ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۰۰/-
۸۹ - امۃ الباری شاہنواز صاحبہ کراچی ۵۰/-
۹۰ - بشریٰ محمود نواز صاحب " ۴۰/-
۹۱ - لیڈی ڈاکٹر مسز زبیدہ طاہر صاحبہ " ۲۵/-
۹۲ - حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر
عبد الحمید صاحب بٹ ٹائر ۱۵/-
بذریعہ لجنہ اماء اللہ کینیا
۹۳ - سیکرٹری صاحب مال از احباب
جماعت گجرات ۳۷/-
۹۴ - لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ برائے
علیمہ رشید صاحبہ انجینئرنگ یونیورسٹی ۳۰/-
۹۵ - میاں امام دین صاحب
فورٹ عباس ۱۰/-
۹۶ - مبارک احمد صاحب ہاشمی گلگت ۲۰/-
۹۷ - فقیر محمد صاحب سٹور کیپر " ۱۰/-
۹۸ - سیکرٹری مال از احباب
جماعت راولپنڈی ۲۳۴/-
۹۹ - صوبیدار محمد یعقوب صاحب ۱۰/-
۱۰۰ - جماعت احمدیہ میرک ضلع منٹگمری ۱۰/-
۱۰۱ - احمد حسن صاحب پشاور یونیورسٹی ۱۰۰/-
۱۰۲ - ملک زبیر محمد صاحب
کھائی کلاں ضلع سرگودہا ۱۰۵/-
۱۰۳ - احباب جماعت احمدیہ مانسہرہ ۱۱/-
۱۰۴ - محمد عبد اللہ صاحب جماعت کھاریاں ۱۱۵/-

اشاعت اسلام کی وسعت کا تقاضا

جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء کی تقریر میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احباب جماعت کو واضح فرما دیا تھا۔ کہ اشاعت اسلام کی وسعت کے ساتھ ساتھ اخراجات کا بڑھنا ناگزیر ہے۔ اس لئے امام وقت کے حضور آئندہ سال کے وعدے پیش کرتے وقت سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ الثالث ایدہ اللہ کی ہدایات جن کا خلاصہ عرض ذیل ہے ہر حال مدنظر رکھی جائیں۔

اول جماعت کے ہر مرد اور ہر عورت کو اس صدقہ جاریہ کے ثواب میں شامل کیا جائے کسی فرد کا وعدہ -/۱ روپے سے کم نہ ہو (سوائے بچوں کے جن سے کم چندہ بھی لیا جا سکتا ہے)۔

دوئم - برسر روزگار افراد کا وعدہ ان کی ماہوار آمد کے پانچویں حصہ سے کم نہ ہو۔ مثلاً ایک دوست کی ماہوار تنخواہ دو صد روپے ہے تو ان کا وعدہ کم از کم -/۴۰ روپے ہونا چاہیئے۔

سوم - ذی مقدرت احباب سے ان کی مالی حیثیت کے مطابق وعدہ لیا جائے۔

چہارم - دفتر سوئم کی تحریک میں اگر پہلے حصہ نہیں لیا جا سکا۔ تو آئندہ سال دو سالوں کا چندہ پیش کیا جائے تاکہ ابتداء سے ہی اس کی شمولیت کا ثواب حاصل کیا جا سکے۔

اگر ان ہدایات کو مدنظر رکھا جائے تو جملہ جماعتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے محبوب المصلح الموعودؓ کی توقعات کو بہت جلد پورا کر کے دکھا سکتی ہیں اور اسلام کی تبلیغ کو بہت زیادہ وسعت دی جا سکتی ہے۔ وھو المراد

(وکیل المال اول تحریک جدید)

داخلہ ڈیپارٹمنٹ آف سوشل ورک پنجاب یونیورسٹی

سوشل ورک پارٹ I از نفر ڈیمیرا میں داخلہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ مزید معلومات کے لئے محکمہ متعلقہ (اولڈ کیمپس) سے رجوع کریں۔ (پ - ٹ ۲۶-۹-۶۶)

آزاد کشمیر کی باقاعدہ فوج میں کمیشن

رہائش - ریاست جموں و کشمیر۔ تعلیمی قابلیت - کم از کم میٹرک۔ عمر ۱/۱۰/۶۶ کو ۱۶ تا ۲۲ سال مجوزہ فارم اور مزید ہدایات سے - آر - ایف سنٹرل اوجھڑی کیمپ راولپنڈی۔ یا ریاست کے ہر کالج کے پرنسپل صاحب سے۔ درخواست ہمراہ دو فوٹو - میٹرک کا مصدقہ سرٹیفکیٹ رہائش کا سرٹیفکیٹ مصدقہ مجسٹریٹ درجہ اول۔ آخری تاریخ ۱۵/۱۰/۶۶ - (پ - ٹ ۲۸/۹/۶۶)

پی-آئی-اے فلائنگ سکول میں داخلہ

عمر ۱۷ تا ۲۲ سال۔ قابلیت انٹر سائنس فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن۔ زیادہ قابلیت کو ترجیح درخواست کے ہمراہ فوٹو ۱۵/۱۰/۶۶ تک بنام ایمپلائمنٹ منیجر پی-آئی-اے - ہیڈ آفس کراچی۔ تنخواہ بعد ٹریننگ ۸۰۰ تا ۱۵۵۰ - (پ - ٹ ۲۸/۹/۶۶)

(ناظر تعلیم)

دعائے مغفرت

:- میری بیٹی صادقہ بیگم (اہلیہ راجہ غلام حسین صاحب ایکسائز انسپکٹر) لمبے عرصہ تک بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۷ ستمبر کو وفات پا گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی روز بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد تدفین عمل میں آئی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے

(میاں) محمد یعقوب انسپکٹر وقف جدید ربوہ

۲ - مکرم عبد الشکور صاحب ولد مکرم ثانی غلام رسول صاحب مبارک آباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد کی اہلیہ صاحبہ نظام بی بی صاحبہ بنت محمد دین صاحب مورخہ ۳/۹/۶۶ کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ نے اپنے پیچھے چھ دن کا ایک بچہ چھوڑا ہے احباب جماعت سے مرحومہ کے بلندی درجات اور مرحومہ کے فرزند کی درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے

[illegible]

بعدالت جناب شیخ احمد اسلم صاحب جج فیملی کورٹ

دعویٰ تنسیخ نکاح نمبر ۳۰ بابت سال ۱۹۶۶ء

مسعودہ بیگم بنام محمد اسلم

بنام: محمد اسلم ولد لال دین قوم غوری سکنہ محلہ نگہبان پورہ گلی نمبر ۱ لائل پور

ہرگاہ مدعیہ نے آپ کے خلاف دعویٰ تنسیخ نکاح مورخہ ۱۳/۹/۶۶ کو عدالت ہذا میں دائر کر دیا ہے۔ جس کی تاریخ پیشی مورخہ ۲۰/۱۰/۶۶ مقرر ہوئی ہے لہذا آپ اشتہار ہذا کی اشاعت یا نوٹس کی وصولی کے ۱۵ یوم کے اندر اندر حاضر عدالت ہذا ہو کر جواب دعویٰ دیں۔ بصورت دیگر آپ کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

(مہر عدالت) ۲۶/۹/۶۶ (دستخط حاکم)

وصایا

ضروری نوٹ: ۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع دلائل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۴۷۱: ۔ میں بشارت بیگم بیوہ مولوی حکیم ... الدین صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن خانیوال ڈاک خانہ خانیوال ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰؍ جولائی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے خاوند کی وفات کی وجہ سے حق مہر کی وصولی کا کوئی ذریعہ نہیں۔ میری جائداد اس وقت ایک سلائی کی مشین ہے۔ جس کی اس وقت اندازاً قیمت ۔/۳۰۰ روپے ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں اور نہ ہی کوئی زیور ہے۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی اور کسی قسم کی جائداد پیدا کرلوں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مجھے گذارہ کے لئے میرے بھائی ۔/۳۰ روپے ماہوار دیتے ہیں میں اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت جو میری زندگی کی آخری وصیت ہے ہر حالت میں قائم رہے گی۔ اور تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔ (چندہ شرط اول) ۵۰۔۳

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الراقمہ:۔ بشارت بیگم بقلم خود۔

گواہ شد:۔ منور احمد جاوید وصیت ۱۵۵۷۰ عارضی واقف زندگی حال وارد خانیوال ضلع ملتان

گواہ شد:۔ احمد دین والد موصیہ مکان نمبر ۱۶ گلی نمبر ۲ بلاک نمبر ۴ خانیوال ضلع ملتان۔

مسل نمبر ۱۸۴۷۲: ۔ میں محمودہ ناز زوجہ ملک عبدالسمیع صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن خانیوال ڈاکخانہ خانیوال ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳؍ جولائی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپے

۲۔ ہار طلائی ۱ عدد وزن ۳ تولہ قیمت ۳۷۵/ روپے

۳۔ کنٹھے طلائی ۱ جوڑی وزن ۱ تولہ قیمت ۱۲۵/۰ روپے

۴۔ چوڑیاں طلائی ۴ عدد وزن ۲ تولہ قیمت ۔/۲۵۰ روپے

۵۔ انگوٹھیاں ۳ عدد وزن ۱ تولہ قیمت ۔/۱۲۵ روپے

۶۔ جھمکے طلائی ۱ عدد وزن ۱ تولہ قیمت ۔/۱۲۵ روپے

ایک سفید زمین قطعہ دس مرلے واقع محلہ دارالعلوم نزد نئی یونیورسٹی ربوہ جس کی اندازاً قیمت ۔/۶۰۰ روپے ہے۔ میں اپنی اس کل جائداد حق مہر زیورات طلائی اور قطعہ زمین مالیتی مبلغ ۔/۲۶۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا میری آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر میری جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت جو میری زندگی کی آخری وصیت ہے۔ ہر حالت میں قائم رہے گی۔ اور تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(چندہ شرط اول ۵۰۔۳)

الراقمہ:۔ محمودہ ناز بقلم خود زوجہ ملک عبدالسمیع صاحب ۷ K۔ ۶۶ گرڈ اسٹیشن خانیوال۔

گواہ شد:۔ عبدالسمیع خاوند موصیہ ۶۶ K۷ گرڈ اسٹیشن۔ خانیوال ضلع ملتان

گواہ شد:۔ منور احمد جاوید وصیت نمبر ۱۵۵۷۰ عارضی واقف زندگی۔ حال وارد خانیوال ضلع ملتان۔

مسل نمبر ۱۸۴۷۳: ۔ میں حکیم ضیاء الحسن ولد حکیم انوار حسین صاحب قوم قریشی پیشہ تجارت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن خانیوال ڈاک خانہ خانیوال ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴؍ جولائی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:

۱۔ ایک سفید قطعہ زمین برائے دکان پیمائش ۱۰×۱۱ واقع بیرون غلہ منڈی خانیوال مالیتی ۔/۴۵۰۰ روپے

۲۔ ایک سفید قطعہ زمین برائے دکان پیمائش ۶ مرلے واقع چونگی نمبر ۱۴ ملتان مالیتی ۔/۱۵۰۰ روپے

۳۔ میں اپنی اس کل جائداد مالیتی ۶ ہزار روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس جائداد کے علاوہ میرا گذارہ تجارت کے ذریعہ آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۲۰۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد یا ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری موت پر میری جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت جو میری زندگی کی آخری وصیت ہے ہر حالت میں قائم رہے گی۔ اور تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(چندہ شرط اول ۱۰/۵۹)

الراقم:۔ ضیاء الحسن بقلم خود ولد حکیم انوار حسین صاحب دارالشفاء کچہری بازار خانیوال

گواہ شد:۔ منور احمد جاوید وصیت نمبر ۱۵۵۷۰ عارضی واقف زندگی حال وارد خانیوال۔

گواہ شد:۔ شریف احمد صدر جماعت احمدیہ خانیوال

مسل نمبر ۱۸۴۷۴: ۔ میں احمد دین ولد چوہدری محمد الدین صاحب قوم راجپوت عمر ۴۶ سال پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۹۱ بلاک ۷ خانیوال ضلع ملتان۔ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳؍ ۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ ایک پختہ مکان نمبر A-131 واقع اکبر بازار خانیوال۔ مالیتی بیس ہزار روپے جو ہم چار حصہ داروں کی مشترکہ ملکیت ہے میں اس کے ۱/۴ حصہ یعنی ۔/۵۰۰۰ روپے کا مالک ہوں۔

۲۔ ایک پختہ مکان نمبر ۹۸ بلاک نمبر ۷ خانیوال قیمت دس ہزار روپیہ جو ہم دو بھائیوں کی مشترکہ ملکیت ہے اس میں میرا ۱/۲ حصہ یعنی ۔/۵۰۰۰ ہے میں اپنی اس کل جائداد مالیتی دس ہزار روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی اس کے علاوہ میرا گذارہ تجارت کے ذریعہ آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۱۲۰ روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے علاوہ آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر میری جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت جو کہ میری زندگی کی آخری وصیت ہے ہر حالت میں قائم رہے گی اور تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(چندہ شرط اول ۵۰۔۵ روپے)

العبد:۔ احمد دین بقلم خود ولد چوہدری محمد دین صاحب مکان نمبر ۹۸ بلاک ۷ خانیوال۔ ضلع ملتان۔

گواہ شد:۔ منور احمد جاوید وصیت نمبر ۱۵۵۷۰ عارضی واقف زندگی حال وارد خانیوال۔

گواہ شد:۔ شریف احمد صدر جماعت احمدیہ خانیوال

لاہور کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم میاں صاحب عطاء الرحمٰن صاحب ابن ماسٹر محمد ابراہیم صاحب

ایجنٹ روزنامہ الفضل

مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور سے حاصل کریں (منیجر)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں (منیجر)

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے (قائد اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

ریاء سے وہی کام لیتا ہے جسے خدا تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان نہ ہو

اگر اسے یقین ہو کہ آخرت میں اجر ملے گا تو وہ لوگوں کی واہ واہ کا خواہشمند کیوں ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت کَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَہٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ فَمَثَلُہٗ کَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْہِ تُرَابٌ فَاَصَابَہٗ وَابِلٌ فَتَرَکَہٗ صَلْدًا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ریاء الناس ایسی صورت میں گناہ ہے جب ایسے شخص کا اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہ ہو اور اس سے اجر لینا مقصود نہ ہو۔ بلکہ محض لوگوں کو خوش کرنا مدنظر ہو ورنہ ایمان باللہ والیوم الآخر کے ساتھ لوگوں کو محض نیکی کی تحریص و ترغیب دلانے کے لئے اپنی بعض قربانیوں کا اظہار منع نہیں بلکہ ایک قابل تعریف فعل ہے۔ چنانچہ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنْ تُخْفُوْھَا وَتُؤْتُوْھَا الْفُقَرَآءَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ (البقرہ آیت ۲۷۲) یعنی اگر تم علی الاعلان صدقے دو تو یہ بھی بہت اچھا طریق ہے اور اگر تم اپنے صدقات چھپا کر غریبوں کو دو تو یہ تمہارے نفس کے لئے زیادہ اچھا ہے۔

دوسرے معنے اس کے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ ریاء کار کو خدا تعالیٰ اور یوم آخر پر ایمان نہیں ہوتا۔ کیونکہ احسان وہی جتلاتا ہے جسے خدا تعالیٰ پر ایمان نہ ہو۔ اگر وہ اس نعمت کو خدا تعالیٰ کی دی ہوئی سمجھے اور اسی سے اجر کی امید رکھے تو لوگوں کی واہ واہ کا وہ خواہشمند ہی کیوں ہو۔ اسی طرح اگر اسے یقین ہو کہ آخرت میں اجر ملے گا تو وہ کیوں اسی مسکین سے خدمت لے کر اپنا اجر پورا کرنا چاہے جس کی اس نے تھوڑی بہت مدد کی ہے یہی حکمت ہے جس کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے مَنّ اور اَذٰی کے مقابلہ میں ریاء الناس اور لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ رکھا ہے۔ کیونکہ مَنّ ریاء الناس کے لئے کیا جاتا ہے اور اَذٰی سے مراد کسی پر بوجھ رکھنا ہے اور یہ اسی وقت ہوتا ہے جب انسان کو اپنے صدقہ اور خیرات کی خدا سے جزا ملنے کی امید نہ ہو۔ اور یوم آخر پر یقین نہ ہو۔

فَمَثَلُہٗ کَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْہِ تُرَابٌ۔ اب اللہ تعالیٰ ایک اور تمثیل بیان فرماتا ہے کہ خرچ کرنے کو تو ایک ریاء کار بھی اپنا مال خرچ کرتا ہے مگر اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی پتھر ہو۔ اس پر کچھ مٹی پڑی ہوئی ہو۔ اور اوپر سے زور کی بارش برس جائے تو بجائے دانہ اگنے کے وہ دھل کر صاف ہو جائے گا۔ یہی اس شخص کا حال ہے کہ جب تک صدقہ نہیں دیا تھا تب تک اس کی کسی قدر اچھی حالت تھی لیکن صدقہ دے کر اور پھر مَنّ و اَذٰی سے کام لے کر یا ریاء کر کے ایک خطرناک بدی میں مبتلا ہو گیا۔ اور یہ اچھا فعل بجائے مفید ہونے کے مضر ہو گیا گویا تھوڑی بہت فصل اگنے کی امید تھی وہ بھی جاتی رہی۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ ص ۶۰۹، ص ۶۱۰)

وقف عارضی کے لئے مطبوعہ فارم

وقف عارضی کی مبارک تحریک میں شمولیت کے لئے ہر احمدی براہ راست خطوط کے ذریعہ بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست بھجوا سکتا ہے۔ اب دفتر نے اس کے لئے باقاعدہ طور پر فارم بھی طبع کرا لئے ہیں جس میں عمر، تعلیم، مسافت وغیرہ کے خانے ہیں۔ اس لئے عرض ہے کہ امراء صاحبان۔ صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ اپنے اپنے ہاں کے لئے واقفین وقف عارضی کے لئے مطبوعہ فارموں کی مطلوبہ تعداد سے آگاہ فرمائیں تا انہیں فوراً بھجوا دیئے جائیں۔ یاد رہے کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے پانچ ہزار واقفین کا مطالبہ فرمایا ہے سب دوستوں کو اس کار خیر میں سبقت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ امام کی آواز پر لبیک کہنا نیکی کی جڑ ہے۔

(ابو العطاء نائب ناظر اصلاح و ارشاد شعبہ تربیت)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کی ہمشیرہ دامن صاحبہ علیل ہیں احباب سے اور بزرگان سلسلہ و صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست دعا ہے

۲۔ اسی طرح خاکسار کے ماموں محترم محمد یامین صاحب بھی دمہ کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ ان کی مکمل صحت یابی کے لئے بھی احباب سے درخواست دعا ہے۔

(محمد الدین ۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

انقرہ ۳۰ ستمبر۔ ترکی کے وزیر خارجہ مسٹر احسان صابری نے کہا ہے کہ تنازعہ کشمیر حق خود ارادیت کی بنیاد پر بلا تاخیر حل ہونا چاہیئے۔ اس مسئلہ کے حل نہ ہونے میں جو خطرات پنہاں ہیں اس کا ثبوت پچھلے سال ستمبر میں پاکستان اور بھارت کی جنگ ہے اس لئے یہ اشد ضروری ہے کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق اس مسئلہ کو پر امن طور پر طے کیا جائے۔

مسٹر صابری نے پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے مسٹر ایچ رضوی سے انٹرویو میں کہا کہ بھارت کا یہ دعویٰ بالکل غلط ہے کہ تنازعہ کشمیر حل ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ان کشمیریوں کی حالت زار کو خود دیکھا ہے جنہیں بھارتی حکومت نے مقبوضہ کشمیر سے نکال باہر کیا ہے۔ یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ مسئلہ ابھی حل نہیں ہوا۔

• اقوام متحدہ ۳۰ ستمبر۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کو بالآخر کشمیر کے بارے میں اپنا فرض ادا کرنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو یقین ہے کہ یہ تنازعہ اقوام متحدہ کی قرارداد پر عمل درآمد کرنے سے ہی حل ہو سکتا ہے۔ وزیر خارجہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے دفتر میں اوتھان سے بات چیت کر رہے تھے۔

مسٹر شریف الدین پیرزادہ نے اوتھان سے اپیل کی کہ وہ اپنے عہدے کی موجودہ مدت پوری ہونے کے بعد ریٹائر ہونے کے فیصلہ پر نظر ثانی کریں اور آئندہ میعاد کے لئے بھی خدمات جاری رکھیں اس موقعہ پر انہوں نے ایک اور سوال اٹھایا کہ اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں پاکستان کو کسی اعلیٰ عہدے پر نمائندگی حاصل نہیں ہے جبکہ بھارت کو اس کے کوٹے سے کہیں زیادہ اسامیاں حاصل ہیں۔

• نئی دہلی ۔ ۳۰ ستمبر۔ مدھیہ پردیش کے دو شہروں کٹنی اور سیہور میں زبردست ہنگاموں کے بعد ۴۸ گھنٹے کا کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ اور صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے بھاری تعداد میں پولیس متعین کر دی گئی ہے۔ دہلی پہنچنے والی خبروں کے مطابق کرفیو کے باوجود توڑ پھوڑ اور اکا دکا حملوں کی وارداتیں جاری ہیں۔

• نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ کل کلکتہ میں بارہ ہزار سرکاری ملازمین نے مقامی سیکرٹریٹ کے سامنے زبردست مظاہرہ کیا۔ مظاہرہ کے دوران مارپیٹ اور پتھراؤ کے کچھ واقعات بھی ہوئے۔

• لاہور ۳۰ ستمبر۔ گورنر مغربی پاکستان جنرل محمد موسیٰ کوئٹہ کے تین دن کے دورے کے بعد کل شام بذریعہ ہوائی جہاز واپس لاہور پہنچ گئے۔

• لاہور ۳۰ ستمبر۔ صوبائی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ گندم کی قیمتوں میں اضافہ کے رجحان کو روکنے کے لئے عمدہ قسم کا درآمدی گندم فراہم کیا جا رہا ہے۔ ستمبر کے مہینہ میں گندم کے چھ لاکھ بورے ریلیز کئے جائیں گے۔ اس کے بعد ان کی تعداد میں مزید اضافہ کر دیا جائے گا۔

• لاہور ۳۰ ستمبر۔ ثانوی تعلیمی بورڈ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ اس سال انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں جو طالب علم دو مضامین میں فیل ہوئے ہیں وہ سپلیمنٹری امتحان میں شریک ہو سکیں گے یہ رعایت صرف ایک سال کے لئے ہوگی۔ بورڈ نے نیز داخلہ کی تاریخ میں بھی تبدیلی کر دی ہے اب آخری تاریخ ۱۰ اکتوبر کر دی گئی ہے یہ فیصلہ بورڈ کے ایک اجلاس میں کیا گیا ہے

اجلاس میں یہ بھی طے پایا کہ ایسے امیدوار جو ایک مضمون میں فیل ہوئے ہیں اور جنہیں رعایت دی گئی ہے کہ وہ تمام مضامین کا امتحان دیں فیل ہونے والے مضمون میں کیا امتحان دیں بہ رعایت صرف آخری بار ہوگی

• نیویارک ۳۰ ستمبر پاکستان نے نیویارک کے میئر کے عشائیہ کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اقوام متحدہ میں عرب مندوبین نے اس فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے۔ میئر لنڈسے یہ عشائیہ جنرل اسمبلی کے اجلاس میں تمام ملکوں کے مندوبین کے اعزاز میں ۳ اکتوبر کو دے رہے ہیں۔